REGD: No L 5254

رجسٹرڈ ٹیلیگرام ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

320

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فی پرچہ ۱ر

چندہ سالانہ بیرون پاکستان ۳۰ روپے

سالانہ چندہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۸ روپے

جلد ۳۸/۴ جمعہ ۲۷ صفر ۱۳۷۰ھ ۸ فتح ۱۳۲۹ ہش ۸ دسمبر ۱۹۵۰ء نمبر ۲۸۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ دسمبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے گلے کی خرابی بدستور ہے۔ اور آج سر درد اور بخار کی شکایت بھی ہے۔

ربوہ ۵ دسمبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گلے کی خرابی بدستور ہے۔

ربوہ ۶ دسمبر (برقیہ) کل حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ کو ۱۰۲ درجے بخار ہا۔ اور سر اور جسم میں شدید درد ہی۔

ربوہ ۷ دسمبر (برقیہ) آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صبح ۹۸.۱۵ ٹمپریچر تھا۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۷ دسمبر نواب عبداللہ خان صاحب کی طبیعت آج پہلے سے بہتر ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جنوبی کوریا میں مارشل لاء

ٹوکیو ۷ دسمبر۔ آج پھر سارے جنوبی کوریا میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ پچھلے دنوں یہ بعض علاقوں کو چھوڑ کر سارے خطے سے اٹھا لیا گیا تھا۔ آج چینی کمیونسٹ فوجوں نے پیونگ یانگ سے ۲۵ میل جنوب مشرق میں جنوبی کوریا کی فوجوں کو پیچھے دھکیل دیا۔ اور اقوام متحدہ کی فوجوں کی سپلائی لائن کو کاٹنے کی کوشش کی۔ چینی فوجیں آج پیونگ یانگ سے ۵۰ میل جنوب میں امریکہ کی ۱۰ ویں فوج کو گھیرنے کی مصروف ہیں۔

کوریا میں ایٹم کا استعمال بڑی غلطی ہوگی۔ اس سے بین الاقوامی حالات اور خراب ہو جائیں گے

کراچی ۷ دسمبر۔ آج یہاں ایک امریکی نامہ نگار کو بیان دیتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے کہا کوریا میں ایٹم بم کا استعمال بہت بڑی غلطی ہوگی۔ اور اس سے بین الاقوامی حالات اور زیادہ خراب ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا۔ پاکستان یہ چاہتا ہے کہ جنگ کوریا کوریا ہی تک محدود رہے۔ اور وہ اس کے لئے اقوام متحدہ کی ہر ممکن مدد بھی کریگا۔ آپ نے ان تیرہ ملکوں کی تجویز کی تائید بھی کی جنہوں نے کمیونسٹ چین سے ۳۸ درجہ عرض بلد پر رک جانے کی تلقین کی ہے۔ آپ نے کہا۔ آخر یہ کیوں مان لیا جائے کہ کمیونسٹ چین امن پسند نہیں کرتا۔ مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ دولت مشترکہ کے ممالک کو چاہئیے کہ وہ ہندوستان کو انصاف کا راستہ اختیار کرنے کی تلقین کریں اس کا بہت اچھا اثر ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ حل میں تاخیر کی وجہ سے قبائلی علاقوں اور پاکستان میں غم و غصہ بڑھ رہا ہے۔ مشرق بعید کے متعلق مغربی ممالک کی پالیسی پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ ایشیا کے پسماندہ ممالک ٹھوس اور بہتر نتائج چاہتے ہیں۔ اور مغربی اقوام تاخیری انداز نہیں چھوڑتیں۔

کراچی ۷ دسمبر آج مسلم لیگ پنجاب کے کپاس سے متعلقہ وفد نے خان لیاقت سے ملاقات کی۔

اقوام متحدہ کا ہاؤسنگ کمیشن لاہور میں

لاہور ۷ دسمبر۔ آج مسٹر جیکب ائل کرن کی قیادت میں اقوام متحدہ کا ایک ہاؤسنگ کمیشن لاہور پہنچا۔ یہ کمیشن امپرومنٹ ٹرسٹ کے تیار کردہ مکانوں کا جائزہ لے گا۔ اور مکانوں کے مسائل اور تعمیراتی اخراجات کے تصفیے کے لئے پنجاب کے حکام کی کانفرنس میں شرکت کرے گا۔

سلامتی کونسل سے اپیل

سڈنی ۷ دسمبر۔ مغربی آسٹریلیا کی مسلم یونیورسٹی نے سلامتی کونسل سے اپیل کی ہے۔ کہ کشمیری عوام کا اپنی قسمت کے آپ فیصلہ کرنے کے حق کو بحال رکھا جائے اور ایسے حالات پیدا کئے جائیں۔

۵ کروڑ کا زرعی ریسرچ فنڈ قائم کیا جائے

کراچی ۷ دسمبر خوراک و زراعت کی کمیٹی نے اپنے آخری اجلاس میں مرکزی حکومت سے درخواست کی ہے کہ پانچ کروڑ کا ایک ایگریکلچرل ریسرچ فنڈ قائم کیا جائے حکومت یہ رقم باہر بھیجی جانے والی اجناس کے بڑھائے ہوئے محصول سے پوری کرے۔

ووٹروں کی فہرستیں شائع ہو گئیں

لاہور ۷ دسمبر پنجاب اسمبلی کے ووٹروں کی رائے دہندگان کی فہرستیں شائع ہو گئی ہیں۔

مغویہ عورتوں کا تبادلہ عمل میں لایا جائے

شیخ صادق حسن کی پریس کانفرنس

لاہور ۷ دسمبر۔ اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کی مغربی پاکستان کمیٹی کے صدر شیخ صادق حسن نے آج ایک پریس کانفرنس مغویہ عورتوں کی بازیابی کے لئے متعدد فیصلوں پر روشنی ڈالتے ہوئے حسب ذیل تجاویز پیش کیں

(۱) دونوں ملکوں میں جو عورتیں برآمد ہوں۔ فوری طور پر ان کا تبادلہ عمل میں آ جائے۔ مسلمان عورتیں پاکستان میں۔ اور ہندوستان کے کیمپوں میں ہندو عورتیں رکھی جائیں۔

آپ نے اس امر کا بھی انکشاف کیا۔ کہ کمیٹی کی اطلاعات کے مطابق کلکتہ میں پنجاب کی اغوا شدہ خواتین کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔ کمیٹی نے کوشش کی تھی۔ کہ اس کا ایک نمائندہ کلکتہ جا کر ڈپٹی ہائی کمشنر سے اس بارے میں بات چیت کرے لیکن حکومت ہند کی طرف سے اس تجویز کا کوئی جواب نہیں ملا۔ آپ نے بتایا کہ کمیٹی نے مغربی پاکستان میں بازیابی کا ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ (شالہ پریس)

ربوہ میں پاکستانی جرائد کی نمائش

کراچی (ڈاک سے) خدام الاحمدیہ کراچی کے ترجمان "المصلح" کے انتظامیہ ادارے نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۹۵۰ء کے سالانہ جلسہ کی مبارک تقریب پر ۲۵ دسمبر سے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۰ء تک ربوہ میں پاکستانی جرائد و رسائل کی ایک نمائش کا اہتمام کیا جائے۔ جو معاصر اس نمائش میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ "المصلح" بندر روڈ کراچی کے پتے پر اپنے پرچے کی دو دو کاپیاں بذریعہ رجسٹری ارسال کر دیں۔ قلت وقت کی وجہ سے یہ دعوت بذریعہ اخبار ارسال کی جا رہی ہے۔

کیمبرج میں ریسرچ کے میدان میں پاکستانی طالب علم عبدالسلام کی شاندار ترقی کے متعلق سپرائزر کی رائے وہ چند مہینوں ہی میں مبتدی سے ماہر فن بن گئے ہیں!

لنڈن ۷ دسمبر۔ پاکستان کے مشہور طالب علم مکرم عبدالسلام صاحب جو آج کل کیمبرج یونیورسٹی میں ریسرچ کی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے ریسرچ کا پہلا سال بھی اپنی نمایاں کامیابی کے ساتھ ختم کیا ہے۔ انہوں نے حال ہی میں Relativistic Quantum theory میں چند ایک problems حل کئے ہیں۔ جو یہاں اور امریکہ میں بہت زیادہ سراہے گئے ہیں۔ پروفیسر Dyson نے جو اس وقت دنیا میں سب سے بڑے ماہر ہیں۔ ان کے ایک problem کے متعلق a major event کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس شاندار کامیابی کے متعلق سپروائزر نے جو رپورٹ کی ہے اس کا ترجمہ پاکستانی بھائیوں کے اضافہ معلومات اور مسرت کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

ٹرینیٹی کالج کیمبرج ۲ نومبر ۱۹۵۰ء

عبدالسلام اس سال کے شروع میں میرے پاس ریسرچ کے طالب علم کی حیثیت سے ہیں۔ انہوں نے اس عرصے میں جو ترقی کی ہے وہ میری دانست میں بے نظیر ہے۔ اس رفتار سے آج تک اتنی کامیابی کے ساتھ کسی نے ترقی حاصل نہیں کی۔ چند مہینوں کے اندر اندر ہی انہوں نے Relativistic Quantum theory سے اہم اور غیر معمولی طور پر کٹھن میدان میں وہ کامرانی حاصل کی ہے کہ مبتدی کی بجائے ماہر فن نظر آنے لگے ہیں۔ جو کام وہ کر رہے ہیں۔ وہ حالیہ زمانے کی تازہ ترین دریافتوں کے سلسلے میں ہے اور جو تموج لوگا۔ شونگا۔ فینمان اور ڈائی سن کے فکر کا نتیجہ ہیں اور جن چند لوگوں نے اسے سمجھا ہے۔ عبدالسلام صاحب بھی انہی چند میں سے ایک ہیں۔ مجھے اعتماد کامل ہے۔ اس سلسلے میں جو نوٹ وہ شائع کرنے والے ہیں وہ اہمیت اور قدر و قیمت کے لحاظ سے نہایت ہی اہم ہوں گے۔ مجھے علم ہے کہ پروفیسر ڈائی سن بھی عبدالسلام صاحب کے متعلق ایسی ہی بلند رائے رکھتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ عبدالسلام صاحب کو اپنی اس تربیت کو جاری رکھنے کے لئے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ کہ وہ اعلیٰ ماہرین کے نزدیک رہ کر زیادہ سے زیادہ مہارت حاصل کر لیں۔ اس سے نہ صرف عبدالسلام صاحب ہی کا فائدہ ہے بلکہ بین الاقوامی سائنس کو بھی بہت زیادہ فائدہ پہنچے گا۔ اس بات کا ذکر بے محل نہ ہوگا۔ کہ مکرم عبدالسلام صاحب نے میٹرک سے لے کر اپنے اس اعلیٰ علمی مقام تک جتنے بھی امتحان دیئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سب میں ریکارڈ ہی قائم رکھا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی میں قائم کردہ ریکارڈ اب تک چلے آ رہے ہیں۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ ہندوستان کو برطانیہ آئندہ ۶ سال کے عرصے میں ۲۱ کروڑ پاؤنڈ سٹرلنگ پونجی میں سے ادا کریگا یہ ادائیگی یکم جولائی سے شروع ہوگی۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ——— اور ——— شعبہ خدمتِ خلق

ڈاکٹر اور کمپونڈر صاحبان اپنے آپ کو پیش کریں!

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر طبی امداد کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ نور ہسپتال کا عملہ محدود ہے اور وہ ان ایام میں مریضوں کو پوری طرح دیکھ نہیں سکتا۔ لہٰذا جلسہ سالانہ پر آنے والے ڈاکٹر اور کمپونڈر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ربوہ کے قیام کے دوران میں تھوڑا تھوڑا وقت روزانہ اس کارِ خیر میں دیں۔

پس ایسے خدام جو ڈاکٹر یا کمپونڈر ہوں اور جلسہ پر آ رہے ہوں اپنے ناموں سے مہتمم خدمت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو اطلاع دیں۔ انشاءاللہ تقاریر سننے کے لئے انہیں پورا موقعہ مل سکے گا۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

انصاراللہ کیلئے عہد نامہ

انصاراللہ کو چاہیئے کہ اپنی ذمہ داریوں کو مستحضر رکھنے کے لئے اپنے جلسوں اور میٹنگوں یا کسی اجتماع میں عہد نامے کے ان الفاظ کو کھڑے ہو کر دہرایا کریں۔ جن الفاظ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ جوبلی ۱۹۳۹ء میں جماعت احمدیہ سے عہد لیا تھا۔ اور وہ الفاظ یہ ہیں:۔

"میں اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اسلام اور احمدیت کے قیام اور اس کی مضبوطی اور اس کی اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشش کرتا رہوں گا اور اللہ تعالےٰ کی مدد سے اس امر کیلئے ہر ممکن قربانی پیش کروں گا کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام دوسرے سب دینوں اور سلسلوں پر غالب رہے اور اس کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہ ہو۔ بلکہ دوسرے سب جھنڈوں سے اونچا اڑتا رہے۔ اللّٰھم آمین اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم"

شروع میں پہلے ایک دفعہ کھڑے ہو کر اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ کہیں۔ پھر متذکرہ بالا عہد کے الفاظ تین دفعہ کہے جائیں اور آخر میں تین دفعہ اللّٰھم آمین اور ایک دفعہ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم پڑھ کر عہد کو ختم کیا جایا کرے۔ یہ الفاظ جماعت کا وہ عہدیدار کہلوائے گا جس نے انصاراللہ کی کوئی میٹنگ طلب کی ہو۔ مثلاً صدر جلسہ انصاراللہ۔ زعیم یا مہتمم یا مرکز میں قائد صاحبان یا صدر مرکزیہ انصاراللہ۔

صدر مرکزیہ انصاراللہ ربوہ پاکستان

بعض افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قرض کو مطالبہ کرنے والوں کو اطلاع

بعض احباب نے بعض افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے قرض کا مطالبہ درج کروایا ہوا ہے۔ ان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تجویز یہ ہے کہ بجائے تمام مطالبات کا الگ الگ فیصلہ کرنے کے ان کی نوعیت کے لحاظ سے ان کے چند گروپ بنا کر ہر گروپ میں سے کسی ایک مطالبہ کی تحقیق کر کے اس کا شرعی قانون کے مطابق فیصلہ کیا جائے اور پھر وہ فیصلہ اس جیسے ہر مطالبہ پر چسپاں کر دیا جائے۔ چنانچہ اس تجویز پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ اور جن احباب کے مطالبات زیر غور ہیں ان کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ پس جن احباب کو اس سلسلہ میں اطلاع نہ جائے وہ سمجھ لیں کہ ان کے مطالبہ کا فیصلہ اس جیسے کسی دوسرے مطالبہ کا فیصلہ ہونے پر موقوف ہے اور جب اس دوسرے مطالبہ کا فیصلہ ہو جائے گا تو ان کے مطالبہ کا وہی فیصلہ قرار دے کر ان کو اطلاع دے دی جائے گی۔ اطلاعاً عرض ہے۔

ناظم قضاء سلسلہ احمدیہ ربوہ

تفسیر کبیر کی ایک اور نئی جلد شائع ہو گئی

تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ سوم کی تیسری جلد (سورۃ والعٰدیات تا سورہ کوثر) چھپ چکی ہے اور انشاءاللہ تعالےٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔ مجلد قیمت ۸/۷ روپے فی جلد ہوگی۔ جو اصحاب خریدنا چاہیں وہ اپنی رقم بذریعہ منی آرڈر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ مد تفسیر کبیر جلد ششم جزو سوم کے نام ارسال فرمائیں۔

نوٹ:۔ جو احباب بذریعہ ڈاک منگانا چاہیں وہ اصل قیمت کے علاوہ محصول ڈاک اور پیکنگ کے اخراجات کیلئے ایک روپیہ تین آنہ فی جلد مزید بھجوائیں۔ زیادہ تعداد میں بذریعہ ریلوے پارسل منگانے میں اخراجات کی کفایت رہے گی۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

(بقیہ صفحہ ۳)

غلط عیسائیت اور الحاد کا ایک کیمیائی مرکب ہے۔ جس کو ہم اسلامی اصطلاح میں طاغوتی حکومت کہہ سکتے ہیں۔ اس وقت تمام مادی طاقت طاغوتی حکومت کے قبضہ میں ہے۔ اور وہ تمام کرہ ارضی پر چھائی ہوئی ہے۔ طاغوتی دام صرف جسموں پر ہی نہیں پھیلا ہوا۔ بلکہ جسموں سے بڑھ کر اس کی تاریں دلوں تک پہنچ رہی ہیں۔ جس طرح اسلام شروع سے مادی طاقتوں کا مقابلہ روحانی طاقت سے کرتا آیا ہے اور کامیاب ہوتا رہا ہے۔ اسی طرح اس وقت بھی احیائے اسلام کی تحریک وہی صحیح اور موثر ہو سکتی ہے۔ جو ان تاروں کو پہلے دلوں سے توڑنے میں کامیاب ہو سکے۔ اگر ہم دنیا کی مادی طاقت کو طاغوت کے قبضہ سے نکال کر اسلام کے قبضہ میں لانا چاہتے ہیں۔ تو اس کا یہ طریق ہے کہ ہم اس طاقت کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ جو اس مادی طاقت کو شکست دے سکے۔ اور وہ طاقت روحانی طاقت ہے۔ اور روحانی طاقت براہ راست اللہ تعالےٰ سے حاصل ہوتی ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام نے اسی روحانی طاقت سے دنیا کو فتح کرنیکا دعویٰ کیا ہے۔ جب مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعوےٰ کیا تھا کہ میں اسلام کو از سر نو دنیا میں زندہ کروں گا۔ تو آپ کا یہی مطلب تھا کہ اللہ تعالےٰ نے وہ روحانی طاقت آپ کو دیکر کھڑا کیا ہے۔ جو پہلے تمام دنیا کی سعید روحوں سے طاغوتی دام کے تار توڑ دے گا۔ اور ان کو اللہ تعالےٰ کی حبل المتین سے باندھ دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی خدا تعالےٰ کے حکم سے کھڑی کی ہوئی جماعت جماعت احمدیہ آج تمام دنیا میں اسلام کا بیج بو رہی ہے۔ اور تمام دنیا کی سعید روحوں کو اسلام اور اللہ تعالےٰ کی بادشاہت میں داخل کر رہی ہے اور اس طرح کامل یقین ہے کہ جلد ہی دنیا کے تمام ممالک سے ایک ایسی بین الاقوامی اسلامی تحریک اٹھے گی کہ جو انشاءاللہ کرہ ارضی کو امن کا ایک خطہ بہشت بنا دے گی۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کی بادشاہت کی بنیاد تمام کرہ ارضی میں ڈالنے کے لئے نکلی ہے۔ جو سعید روحیں اس نیک کام میں حصہ لینا چاہتی ہیں سب کو ہماری دعوت ہے کہ آؤ خدا کی بادشاہت کا بیج تمام دنیا میں بو دیں۔ ع

ہر ایک کو دعوت ہے آئے جسے آنا ہے

جلسوں میں ہنگامہ آرائی

گذشتہ دنوں موچی دروازہ لاہور میں مسلم لیگ کے انتخابی جلسہ میں جو ہنگامہ برپا ہوا۔ اس کے متعلق اخبارات میں کافی لے دے ہو رہی ہے۔ مسلم لیگ کے حامی اور اس کے مخالف دونوں اس کی ذمہ داری ایک دوسرے پر ڈال رہے ہیں۔ لیکن ایک چیز پر دونوں متفق ہیں۔ اور وہ یہ کہ جلسوں میں اس قسم کی ہنگامہ آرائی بہرحال ناپسندیدہ اور قابل مذمت ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ اگر جلسوں کو خراب کرنا اور اس میں ہنگامے بپا کرنا واقعی اصولی طور پر ایک ناپسندیدہ فعل ہے۔ تو کیا ہمارے معاصرین میں اتنی اخلاقی جرأت موجود ہے کہ جب بھی ایسی حرکت کی جائے وہ کھلے اور صاف لفظوں میں متفقہ طور پر اس کی مذمت کیا کریں اور اس امر کو قطعی طور پر فراموش کر کے مذمت کیا کریں کہ جلسہ کس کا ہے اور ہنگامہ برپا کرنے والے کون ہیں؟

بااصول اخبار نویس کا تقاضا تو یہی ہے کہ ایسی حرکات کی جو قومی اور ملکی کردار پر ایک داغ کی حیثیت رکھتی ہیں، ہر موقعہ پر جماعتی مفاد یا ذاتی مصلحتوں سے بلند ہو کر مذمت کی جائے۔ لیکن افسوس کہ عملاً ایسا نہیں ہوتا۔ بالعموم مذمت اس وقت کی جاتی ہے۔ جب اس سے کوئی جماعتی یا ذاتی فائدہ حاصل کرنا مقصود ہو یا جب ایسی حرکات کی زد براہ راست اپنے اوپر پڑتی ہو اور اگر ایسی حرکات کسی ایسی جماعت یا پارٹی کے جلسہ میں کی جائیں جو بظاہر کمزور یا جس سے کوئی ذاتی غرض وابستہ نہ ہو تو بہت کم معاصرین ایسے نکلیں گے۔ جو ایسے موقعہ پر بھی اخلاقی جرأت اور اصول پسندی کا ثبوت دیں۔

جاننے والے خوب جانتے ہیں کہ جلسوں کو خراب کرنے کا طریق کس رسوائے عالم گروہ نے شروع کیا تھا۔ لیکن چونکہ اس کا نشانہ ایک کمزور جماعت بنتی رہی۔ اس لئے کسی نے اس کی مذمت کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ یہ حرکت وبا کی طرح پھیلتی چلی گئی۔ اور اب جب پانی سر سے گزرنے لگا۔ اور ہر پارٹی اس کی زد میں آ گئی۔ تو اب ہمارے معاصرین کو اس کی مضرت کا احساس ہونے لگا ہے۔ کاش مرض کو اس کے پھیلنے سے پہلے روک لیا جاتا۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحبِ استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ کما حقہٗ اپنا فرض ادا نہیں کر رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ — الفضل — لاہور
۸ دسمبر ۱۹۵۰ء

321

احیائے اسلام اور خدا کی بادشاہت

جب مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعوے فرمایا کہ میں دنیا میں از سر نو اسلام کو زندہ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں تو اس ہندوستان میں کروڑہا مسلمان کہلانے والے آباد تھے۔ ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ مراکش سے لے کر چین تک اور سائبیریا سے لے کر انڈونیشیا تک مسلمان ہی مسلمان کہلانے والے پھیلے ہوئے تھے۔ اس طرح کم سے کم دنیا کا ایک چوتھائی حصہ مسلمان کہلانے والوں سے آباد تھا۔ تمام شمالی افریقہ جس میں سوڈان اور مصر بھی شامل ہیں ایشیا کا ایک بہت بڑا حصہ۔ یورپ کا کچھ حصہ اور جزائر کا تقریباً تین چوتھائی حصہ اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں سے آباد تھا۔ مگر اتنی کثیر تعداد مسلمانوں کی موجود ہوتے ہوئے بھی مسیح موعود علیہ السلام نے جو دنیا کے ایک دور افتادہ اور گمنام گاؤں میں پیدا ہوئے ایسے گاؤں میں جو دنیا سے بالکل کٹا ہوا تھا۔ جہاں ریل اور ڈاک کا بھی کوئی انتظام نہ تھا۔ جس کی آبادی چند صد مسلمان کہلانے والوں اور چند صد غیر مسلموں پر مشتمل تھی۔ جس کے گرد و نواح مسلمان کہلانے والوں سے کم اور سکھوں کے گاؤں زیادہ تھے۔ ایسے قصبہ میں آپ پیدا ہوئے آپ نے دعوے فرمایا کہ میں اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے آیا ہوں۔ میں اسلام کو تمام دنیا کے کناروں تک پھیلا دونگا۔

دنیا میں اس وقت مسلمانوں کی تعداد کوئی تھوڑی نہ تھی۔ پھر تمام مسلمان بے علم ہی نہ تھے۔ ان میں بڑے بڑے جید علماء تھے۔ ایسے علماء بھی تھے جو علوم دینی میں ہی نہیں بلکہ دنیاوی علوم میں بھی کافی دسترس رکھتے تھے۔ ایسے علماء صرف ہندوستان ہی میں نہیں تھے۔ بلکہ ایران۔ مصر۔ اور دیگر اسلامی ممالک میں بھی موجود تھے۔ لیکن اس کے باوجود کہ ان میں بڑے بڑے جید علماء بھی موجود تھے۔ ایسے علماء بھی جو جدید مغربی علوم سے بھی بے بہرہ نہ تھے۔ جنہوں نے مغربی فلسفہ اور مغربی سائنس سے بھی واقفیت حاصل کر لی تھی جو مغرب کے معاشی اور معاشرتی نظریات پر بھی عبور رکھتے تھے جو جدید مغربی تحریکات سے بھی ناواقف نہیں تھے۔ بے شک یہ وہ زمانہ تھا کہ اسلام اور اسلامیوں کی مایوس کن حالت کو محسوس کرنے والے بھی کافی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ مغربی اقوام نے نہ صرف سیاسی طور پر بلکہ زندگی کی ہر دوڑ میں دوسری غیر یورپی اقوام کی طرح مسلمان اقوام کو بھی بے دست و پا کر دیا تھا۔ اور اپنا محکوم بنا لیا ہوا تھا۔ تمام دنیائے اسلام پر ہی نہیں بلکہ تمام کرۂ ارضی پر مغربی اقوام چھا گئی ہوئی تھیں۔ عملی سائنس نے ان کے ہاتھ میں مادی طاقت کے تمام سامان جمع کر دیئے تھے۔

یہی نہیں کہ تمام مسلمان اسلام اور اسلامیوں کی اس ردی حالت نکبت اور زوال سے بالکل بے پروا تھے۔ ان میں بڑے بڑے اہل دل بھی تھے جنہوں نے مسلمانوں کو ہر ملک میں بیدار کرنے کے لئے انجمنیں بنائیں تحریکیں چلائیں نئے نئے دارالعلوم کھولے۔ یونیورسٹیاں بنائیں۔ بڑے بڑے اجتماع منعقد کئے کتابیں لکھیں پمفلٹ شائع کئے۔ مغرب میں جا جا کر مغربیوں کے علوم اور طور و طریق سیکھے۔ مغربی اقوام کی ترقیوں کی وجوہات پر غور کیا اور مسلمانوں میں ان کو پھیلانے کی پوری پوری کوشش کی۔ صرف ہندوستانی مسلمانوں ہی نے ایسا نہیں کیا بلکہ افغانستان۔ ایران۔ عراق۔ عرب۔ مصر۔ انڈونیشیا غرضکہ ہر اسلامی ملک میں بیدار مغز لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے حتی الوسع اپنے اپنے ملک کے مسلمانوں کی بہبودی کے لئے اپنی زندگیاں صرف کر دیں۔

یہ تمام کوششیں صرف دنیاوی نقطۂ نظر سے ہی نہیں کی گئیں بلکہ بہت سے علماء نے اسلام کا نام لے لے کر بھی لوگوں کو ابھارنے کے لئے اپنی بساط کے مطابق جدوجہد کی یہ نعرہ تو عام لگایا گیا۔ کہ مسلمانوں کی نکبت کا سب سے بڑا سبب یہی ہے کہ انہوں نے اسلام کو چھوڑ دیا ہے۔ پھر خالص دینی احیاء کے لئے بھی جماعتیں قائم ہوئیں۔ نیم سیاسی اور نیم دینی جماعتیں بھی بنائی گئیں۔ اور ہم نہیں کہتے کہ یہ تمام کوششیں بالکل برباد گئیں۔ ان کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوا کم سے کم یہی اثر ہوا کہ تمام اسلامی ملکوں کے لوگوں نے کسی حد تک سیاسی بیداری حاصل کر لی اور کسی حد تک اسلام کی طرف بھی رغبت پیدا کر لی۔ لیکن اس کے باوجود ابھی تک ہم دیکھتے ہیں کہ نہ تو نیم سیاسی اور نیم دینی جماعتوں نے اور نہ خالص دینی جماعتوں نے کوئی ایسی صورت اختیار کی ہے کہ ہم کہہ سکیں کہ اب اسلام دنیا کے بین الاقوامی مسائل پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس جماعت نے جس نے مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا اپنے مشن تقریباً دنیا کے تمام غیر اسلامی خاصکر ان غیر اسلامی ممالک میں قائم کر لئے ہیں جو اس وقت تمام دنیا پر اپنی تہذیب اپنی مادی طاقت کے سہارے پر پھیلانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سوائے جماعت احمدیہ کے جس کو مسیح موعود علیہ السلام نے کھڑا کیا ہے۔ مسلمانوں کی کوئی بھی سیاسی اور نیم سیاسی اور نیم دینی یا خالص دینی جماعت اور ایسی نہیں ہے۔ جو غیر اسلامی ممالک میں بھی تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہو یہی نہیں بلکہ اس کے سوا ایک بھی ایسی اسلامی کہلانے والی جماعت نہیں ہے جو خالص اسلام کے احیاء کے لئے اپنے ملک میں بھی جدوجہد کر رہی ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ کی دیکھا دیکھی بعض اسلامی ممالک میں بعض جماعتیں مثلاً مصر میں اخوان المسلمین، انڈونیشیا میں مسجومی پارٹی اور اب یہاں مودودی صاحب کی اسلامی جماعت، بظاہر خالص اسلام کے نام پر کھڑی ہوئی ہیں۔ لیکن دراصل یہ جماعتیں بھی محض سیاسی جماعتیں ہیں جو مغربی لادینی جماعتوں کی طرح بزور قوت اپنے مظنونہ اسلامی قانون کو اپنے اپنے ملک میں نافذ کرنا چاہتی ہیں۔ ان تمام جماعتوں کا اگر کوئی بین الاقوامی منتہائے مقصود ہے بھی تو وہ اسی حد تک ہے کہ وہ چاہتی ہیں کہ بعینہٖ انہی کے طریق پر ہر اسلامی ملک میں اسلامی جماعتیں کھڑی ہوں جو پہلے تو اپنے لئے ملک کی حکومت پر قبضہ کریں۔ اور اس میں اپنے مظنونہ اسلامی قانون کے مطابق حکومت بنائی جائے ظاہر ہے کہ خواہ ان جماعتوں کی آئیڈیالوجی کتنی بھی ہمرنگ ہو پھر بھی اسلامی فرق میں جو باہمی اختلافات ہیں ان کی وجہ سے اگر ان سب کو ملا کر بھی کوئی بین الاقوامی ادارہ بنایا جائے۔ تو اول تو ایسے ادارہ کا معرض وجود میں آنا ہی مشتبہ ہے۔ اور اگر آ بھی جائے تو زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام جماعتوں کا دارومدار اسلام کی اس صورت پر ہے جو صورت کہ درباری علماء نے ہزار سالہ دور فیج اعوج کے زیر اثر اسلام کو دی ہوئی ہے۔ جو تفسیری اور فقہی اختلافات کی جنگ زرگری کے سوا کچھ بھی نہیں۔ دراصل ان جماعتوں کی بنیاد صرف اسلام کے ظاہری قانون پر ہے۔ جس میں ملکی حالات کی بوقلمونیوں نے علماء میں باہم زمین و آسمان کے اختلافات پیدا کر دیئے ہوئے ہیں۔ یہ تمام جماعتیں اسلامی تحریک کو جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے ایک ایسی ہی تحریک کا درجہ دیتی ہیں۔ جیسی کہ مغربی لادینی اشتراکی اور فاشی قسم کی تحریکیں۔ خدا تعالیٰ کا بے شک وہ نام لیتی ہیں۔ لیکن وہ عملاً ایسی ہی بے خدا تحریکیں ہیں جیسی کہ لادینی تحریکیں۔ اللہ تعالیٰ سے ان کو کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی حکومت کے یہ معنے ہیں۔ کہ جس قانون کو گزشتہ درباری علمائے اسلام نے اللہ تعالیٰ کا قانون سمجھ کر پیش کر دیا ہے۔ اس قانون کے مطابق جو حکومت چلائی جائے وہ اللہ تعالیٰ کی حکومت ہے اور ایسی حکومت کو وہ صرف طاقت کے ذریعہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جس طرح اشتراکیت اور فاشزم کی حکومت طاقت کے ذریعہ قائم ہوتی ہے۔ اور جس طرح اس حکومت کے قیام و استحکام کے لئے ملکی طاقت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکومت بھی اس طرح قائم کی جاتی ہے۔ اور اسی طرح اس کا قیام و استحکام ہوتا ہے۔ لیکن ان لادینی تحریکوں کے علی الرغم یہ اسلامی تحریکیں کوئی متعین قانون نہیں پیش کرتیں۔ وہ فقہ ہی میں پناہ لیتی ہیں۔ جو اختلافات کا پلندہ ہے اور بھڑوں کے چھتہ سے کم نہیں۔

یہ طریق دراصل اس کے بالکل الٹ ہے جو انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی بادشاہت قائم کرنے کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ اس لئے یہ تو ممکن ہے کہ یہ جماعتیں اگر کامیاب ہوں بھی جو دنیا کی مادی طاقت کی موجودہ تقسیم کے پیش نظر صاف ناممکن نظر آتا ہے۔ اور کسی ایک ملک میں بالجبر اپنی مظنونہ اسلامی حکومت قائم کر بھی لیں۔ مگر یہ وہ اسلامی حکومت نہیں ہوگی جو انبیاء علیہم السلام کے پیش نظر رہی ہے۔ اور جس کو بپا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنا آخر کلام قرآن کریم کی صورت میں نازل فرمایا ہے۔ لیکن ہمیں پورا پورا یقین ہے کہ یہ جماعتیں اپنے ملک میں بھی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ صرف ملک میں فتنہ و فساد کی ایک وجہ بن سکتی ہیں۔ کیونکہ ان کے اسلامی حکومت کے تصور میں بنیادی غلطیاں ہیں جن کا اسلام متحمل نہیں ہو سکتا۔

دراصل یہ جماعتیں مسلمانوں کو اسلام کے احیا کے صحیح طریق سے جو انبیاء علیہم السلام کا طریق ہے اور اس زمانے میں جس طریق کو مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار کیا ہے۔ اور جس کو وہ جماعت جو آپ نے کھڑی کی ہے اختیار کئے ہوئے ہے اپنے غلط طریق سے روک رہی ہیں۔ ہم ان کی نیات کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ مگر بظاہر وہ مغرب کی مادی ترقیات سے متاثر ہو کر اسلام کے متعلق ایک بہت بڑی غلطی میں مبتلا ہیں اور اس کا خطرناک نتیجہ یہ ہے کہ خود اپنے ملکوں میں بھی یہ جماعتیں باعث فتن بنی ہوئی ہیں اور نہ صرف یہ کہ احیائے اسلام کے لئے کوئی کام نہیں کر رہی ہیں الٹا احیائے اسلام کے رستہ میں سد سکندری بن کر کھڑی ہیں۔ نہ صرف مسلمانوں میں بلکہ غیر اقوام میں بھی۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اس وقت دنیا کی تمام اقوام خواہ مسلمان کہلاتی ہوں یا کسی اور مذہبی لادینی نام سے پکاری جاتی ہیں ایک ہی تہذیب کے شکنجہ میں کم و بیش جکڑی ہوئی ہیں۔ اور یہ تہذیب

(باقی ۲ کالم [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خداوندِ قدوس کا ایک عظیم الشان نشان

"ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"

(از مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی مولوی فاضل)

ایمان کا سب سے اہم ابتدائی جزو یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایسا یقین پیدا کیا جائے جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی ہستی بے شمار دلائل سے ثابت کی جا سکتی ہے مگر وہ دلائل ہمیں صرف اس امر تک لے جا سکتے ہیں کہ اس کائنات کا کوئی خالق و مالک ہونا چاہیئے۔ مگر ظاہر ہے کہ محض اس بات کے ماننے سے کہ کوئی خالق و مالک ہونا چاہیئے اس کی ہستی پر پورا یقین پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس کی ہستی پر پورا یقین تبھی پیدا ہو سکتا ہے جب وثوق کے ساتھ انسان کے دل میں یہ بات گھر کر جائے کہ اس کائنات کا یقیناً ایک رب ہے۔

انسان محض اپنی عقل سے خدا تعالیٰ کو حقیقی طور پر شناخت نہیں کر سکتا جب تک خدا تعالیٰ خود ہی اس کے لئے ایسے سامان نہ پیدا کرے۔ اس غرض سے ازل سے اس نے انبیاء کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے اور اپنی ہستی ثابت کرنے کے لئے اور ان کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے بعض غیب کے امور وقتاً فوقتاً ان پر کھولتا رہتا ہے۔

نبی اس تحدی کے ساتھ ان پیشگوئیوں کو دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے کہ میرے خدا نے مجھے یہ باتیں بتائی ہیں اور میں دعویٰ کرتا ہوں کہ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا کی باتیں نہیں ٹل سکتیں۔ دنیا شروع میں ان باتوں ان پیشگوئیوں اور ان الہامات کو ہنسی میں اڑا دیتی ہے لیکن آخر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ پیشگوئی بڑی آب و تاب سے پوری ہو کر نبی کی صداقت پر مہر لگا دیتی ہے۔

پیشگوئیاں خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک زندہ اور روشن ثبوت ہوتی ہیں۔ اگر خدا نہیں ہے تو ایسا ہونا کس طرح ممکن ہے کہ ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر پا کر ان باتوں کا اعلان کرتا ہوں اور کہ یہ باتیں پوری ہو کر رہیں گی۔ وقت گزر جاتا ہے اور اپنے اپنے وقت پر یہ باتیں بعینہٖ اسی طرح پوری ہو کر رہتی ہیں جس طرح نبی نے ان کی خبر دی تھی۔ بعض پیشگوئیاں فوراً پوری ہو جاتی ہیں۔ بعض چند سال بعد۔ بعض صدیوں بعد جا کر اور بعض ہزاروں سال بعد جا کر پوری ہوتی ہیں جب ایک انسان سچے دل سے ان پیشگوئیوں پر غور کرتا ہے تو اس پر فوراً عیاں ہو جاتا ہے کہ واقعی اس جہان کا ایک پروردگار موجود ہے۔

جہاں پیشگوئیاں خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک زندہ ثبوت ہوتی ہیں وہاں اس شخص کی صداقت کا بھی بین ثبوت ہوتی ہیں جس نے اس دعویٰ کے ساتھ ان کو دنیا کے سامنے پیش کیا تھا کہ اسے یہ باتیں خدا نے بتائی ہیں۔ اگر وہ شخص اپنے اس دعویٰ میں سچا نہیں تھا۔ اگر اس نے یہ باتیں اپنی طرف سے بنائی ہوئی تھیں۔ اگر اس نے خدا پر جھوٹ بولا تھا تو آخر خدا تعالیٰ نے اس کی من گھڑت اور جھوٹی باتوں کو کیوں پورا کر دیا؟ کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ ایک شخص اپنے دل سے چند باتیں بنا کر دنیا کے سامنے خدا کا نام لے کر پیش کر دیتا ہے اور بجائے اس کے کہ خدا تعالیٰ اس کو بالکل تباہ و برباد کرے وہ بعینہٖ ان باتوں کو پورا کر دیتا ہے جو اس کے منہ سے نکلی تھیں۔

ہمارے اس زمانہ میں بھی ایک شخص اٹھتا ہے اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے خدا نے دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مجھ پر خدا کی طرف سے وحی آتی ہے۔ وہ ان الہامات کو شائع کرتا ہے جن کے متعلق اس کا دعویٰ ہے کہ خدا نے اس پر نازل کئے ہیں۔ وہ سینکڑوں پیشگوئیاں دنیا کے سامنے بیان کرتا ہے۔ دنیا اس کا مذاق اڑاتی ہے۔ اس کو مفتری کا لقب دیتی ہے۔ اس کے الہامات کو (نعوذ باللہ) شیطانی الہامات قرار دیتی ہے اس کی بیان کردہ پیشگوئیوں جھوٹی پیشگوئیاں بتاتی ہے مگر خدا جانتا ہے کہ یہ شخص جھوٹا نہیں میں نے ہی اس کو مبعوث کیا ہے۔ میں نے ہی اس پر الہامات نازل کئے ہیں۔ میں نے ہی اس کو یہ پیشگوئیاں بتائی ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی ہستی کا ثبوت دینے اور اس شخص کی سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے پے در پے ان پیشگوئیوں کو پورا کرنا شروع کرتا ہے پیشگوئی کے بعد پیشگوئی اور الہام کے بعد الہام پورا ہونا شروع ہوتا ہے۔ جن کے دلوں میں نیکی اور تقویٰ کا بیج موجود تھا وہ ان نشانات کو دیکھ کر اس کو قبول کر لیتے ہیں۔ مگر جن کے دلوں پر خدا تعالیٰ نے مہر لگائی ہوئی ہے وہ روزِ روشن کی طرح پیشگوئیوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر بھی صاف انکار کر دیتے ہیں اور حق کے قبول کرنے سے محروم رہتے ہیں۔

آج سے چھیالیس سال پہلے خدا کے اس برگزیدہ رسول نے من جملہ اور الہامات کے ایک الہام یہ بھی دنیا کے سامنے پیش کیا:۔

"ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"

جس وقت یہ الہام شائع کیا گیا کسی کو اس وقت وہم و گمان بھی ہو سکتا تھا کہ یہ پیشگوئی آئندہ چل کر اس آب و تاب سے پوری ہوگی کہ کسی کو انکار کی گنجائش تک نہ ہوگی؟ مگر دنیا حیرت کے ساتھ دیکھتی ہے کہ جاپان جیسی جنگجو اور کمزور قوم ایک زبردست مشرقی قوت بن کر کوریا پر حملہ آور ہوتی ہے اور اس کو ہڑپ کر جاتی ہے۔ پیشگوئی اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہو چکی تھی مگر خدا تعالیٰ چاہتا تھا کہ اس پیشگوئی کو دوبارہ پھر اسی آب و تاب سے پورا کر دکھائے جس طرح پہلی مرتبہ کر دکھایا تھا تا دنیا دیکھ لے کہ جس شخص کو وہ جھوٹا اور مفتری کہتی ہے خدا تعالیٰ اس کی خاطر ایک مرتبہ نہیں بلکہ متعدد مرتبہ اپنی بات کو پورا کر دکھاتا ہے۔

زمانہ پلٹتا ہے۔ کوریا جاپانیوں کے ہاتھوں سے نکل کر آدھا روسیوں اور آدھا امریکنوں کے ہاتھوں میں آ جاتا ہے۔ دونوں اس ملک میں اپنی اپنی کٹھ پتلی حکومتیں قائم کرتے ہیں۔ روس کی شہ پر شمالی کوریا جنوبی کوریا پر حملہ کر دیتا ہے۔ اگرچہ اس حملہ کرانے میں روس کا پورا پورا ہاتھ تھا اور روس ایک مشرقی طاقت ہے۔ مگر اس نے عمداً اپنے آپ کو غیر جانبدار ثابت کرنے کی کوشش کی۔ لیکن خدا تعالیٰ کو یہ پیشگوئی پوری شان کے ساتھ پوری کرنی تھی وہ ایک اور مشرقی طاقت سے کام لیتا ہے۔ جنوبی کوریا کی مدد کو مغربی طاقتیں اپنے پورے سازو سامان اور لاؤ لشکر کے ساتھ آ جاتی ہیں۔ کوریا میدانِ جہنم بن جاتا ہے مگر ان کی کوئی پیش نہیں جاتی۔ وہ پسپا ہوتے ہوتے آخری کنارے تک پہنچ جاتی ہیں۔ یک لخت جنگ کا پانسہ پلٹتا ہے۔ اقوام متحدہ کی فوجیں چند دنوں میں جنوبی کوریا کو تسخیر کر لیتی ہیں۔ اگر جنرل میکارتھر چاہتے تو سرحد پر رک سکتے تھے مگر خدا تعالیٰ کی تقدیر ان کو شمالی کوریا میں لے جاتی ہے۔ کیونکہ بغیر اس کے پیشگوئی کا ظہور نہ ہو سکتا تھا۔ ان کی فوجیں شمالی کوریا میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اور چند ہی دنوں میں سارا علاقہ فتح کر کے منچوریا کی سرحد کے قریب پہنچ جاتی ہیں اب دیکھئے پیشگوئی کا ظہور کس شان سے ہوتا ہے اقوام متحدہ کی فوجیں اپنی طاقت کو مجتمع کر کے اس یقین کے ساتھ کہ دو تین روز تک معاملہ کا فیصلہ ہو جائے گا۔ ایک آخری حملہ شمالی کوریا کی فوجوں پر بول دیتی ہیں۔ یکایک چین جو ایک زبردست مشرقی طاقت بن چکا ہے اپنی دو لاکھ فوجیں کوریا میں داخل کر دیتا ہے اور چند ہی دنوں کے اندر اقوام متحدہ کے کمانڈر اور جاپان کے آمر مطلق جنرل میکارتھر نہایت بے بسی کی حالت میں اعلان کرنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ:۔

"اب میں بالکل لاچار ہوں۔ کوریا کی حالت نازک ہو چکی ہے اور معاملات میرے ہاتھوں سے نکل چکے ہیں"

اس طرح چھیالیس سال پہلے خدا کے ایک پاک بندہ کے منہ کی نکلی ہوئی یہ پیشگوئی روزِ روشن کی طرح پوری ہو جاتی ہے کہ

"ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"

کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ اس واقعہ کے متعلق معتبر اور ذمہ دار اشخاص کی طرف سے جو اعلان کئے جاتے ہیں ان کی عبارت بھی بعینہٖ وہی ہوتی ہے جو اس الہام کی ہے۔ چنانچہ اخبارات میں اس جنگ کی خبر اس طرح دی گئی ہے۔

"کمیونسٹ فوج پیانگ یانگ سے پچاس میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی۔ کوریا کے حالات نازک ہو گئے۔

وزیر دفاع امریکہ کا بیان

ٹوکیو ۲۹ نومبر معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹ چین اور شمالی کوریا کی کمیونسٹ فوجیں اب شمالی کوریا کے سابق دارالسلطنت پیانگ یانگ سے صرف پچاس میل دور رہ گئی ہیں۔ کمیونسٹ فوجیں یو۔این۔او پر سخت دباؤ ڈال رہی ہیں۔ مختلف محاذوں پر ان کا تابڑ توڑ حملوں کی وجہ سے یو۔این۔او کو کئی مقامات ابھی خالی کر دینے پڑے ہیں۔ چین اور شمالی کوریا کی فوجیں نہ صرف ساحل تک پہنچنے کی کوشش کر رہی ہیں بلکہ ان کی بڑی کوشش یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان چھاپہ مار دستوں سے مل جائیں جو یو۔این۔او کی فوجوں کے پیچھے سخت تباہی مچا رہے ہیں۔

محاذ جنگ کی اطلاعات اور امریکن فوجی افسروں کے بیانات سے اس خبر کی پوری طرح تصدیق ہوتی ہے کہ صورتِ حالات بے حد نازک ہے مسٹر جارج مارشل وزیر دفاع امریکہ کا بھی یہی خیال ہے کہ حالات بے حد خراب ہو چکے ہیں"

(نوائے وقت یکم دسمبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۵)

"لنڈن ۲۹ نومبر وزیر اعظم مسٹر کلیمنٹ ایٹلی نے کوریا کی خطرناک صورتِ حالات کا جائزہ لینے کے لئے آج اپنے کابینہ کا اجلاس طلب کیا ہے۔"

(نوائے وقت یکم دسمبر صفحہ اول)

واشنگٹن اور لنڈن میں جنگ کوریا کا نقشہ پلٹ جانے کی وجہ سے سرگرمیوں کا آغاز شروع ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آج امریکی حکومت نے کوریا کے نازک صورتِ حال کے مقابلہ کے لئے اہم اقدامات اختیار کرنے کی سکیم بنائی ہے۔ صدر ٹرومین اپنے فوجی اور سیاسی مشیروں سے مسلسل مشورے کر رہے ہیں۔" (نوائے وقت یکم دسمبر صفحہ اول)

"یہ نازک صورتِ حال یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ صدر ٹرومین کو اعلان کرنا پڑا ہے کہ میں ایٹم بم استعمال کرنے کے معاملہ پر سنجیدگی سے غور کر رہا ہوں"

(نوائے وقت ۲ دسمبر)

دشمن کہتا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب جھوٹے تھے۔ مفتری تھے۔ انہوں نے اپنی دوکان چمکانے کے لئے نبوت کا ڈھونگ رچا رکھا تھا۔ آج وہ دشمن بتائے کہ حضرت مرزا صاحب کو کس نے خبر دی تھی اور کس نے کان میں پھونکا تھا کہ

(باقی صفحہ ۷ پر)

برٹش گی آنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah
322

(مترجمہ:- مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی)

۱۵ نومبر ۱۹۵۰ء کو مجلس خدام الاحمدیہ بلاک ب ربوہ کی مسجد میں برٹش گی آنا (جنوبی امریکہ) کے پہلے واقف زندگی مکرم رحیم بخش صاحب نے (جو حال ہی میں دینی تعلیم کے حصول کی غرض سے ربوہ تشریف لائے ہیں) انگریزی میں جو تقریر فرمائی۔ اس کا ایک حصہ پہلے شائع ہو چکا ہے۔ دوسرا حصہ جو گی آنا کے حالات پر مشتمل ہے اب شائع کیا جاتا ہے۔

اپنے وطن برٹش گی آنا جنوبی امریکہ کے مغربی کنارے پر ۵۹° عرض بلد اور ۵° طول بلد کے درمیان خط استوا کے شمال کی طرف واقع ہے اور جنوبی امریکہ کے برِ اعظم میں واحد برٹش نوآبادی ہے۔ اس کا رقبہ ۸۹۴۸۰ مربع میل ہے اور آبادی نصف ملین سے کچھ کم ہے۔ اس کا دارالخلافہ جارج ٹاؤن ہے جو دریائے ڈمرارا (Demerara) کے کنارے پر واقع ہے اور ملک کی مشہور بندرگاہ ہے اس کی آبادی ۶۰ اور ۷۰ ہزار کے درمیان ہے۔

حدود اربعہ

اس کے شمال میں بحر اوقیانوس ہے۔ جنوب میں برازیل ہے۔ مشرق میں ڈچ گی آنا اور مغرب میں وینزویلا ہے۔

آب و ہوا

خط استوا پر واقع ہونے کی وجہ سے ملک کی آب و ہوا گرم ہے۔ سخت گرمی کے مہینے مارچ تا اگست ہیں۔

پیداوار

چاول اور گنا بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے چاول اور کھانڈ بڑی مقدار میں دساور کو بھیجے جاتے ہیں اور یہ نوآبادی کی مشہور برآمد ہے۔ ان کے علاوہ کافی اور کوکو بھی پیدا ہوتا ہے۔ چاول کی کثرت پیداوار کی یہ وجہ ہے کہ وہاں کے باشندوں کا ایک کثیر حصہ ہندوستانی اور پاکستانی لوگوں پر مشتمل ہے۔ جو یوپی پنجاب کے زراعتی علاقوں سے بطور مزدور وہاں پہنچائے گئے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کی مزدوروں والی حالت نہ رہی۔ انہوں نے تعلیم حاصل کی۔ اور اس طرح زمین پر مالکانہ حقوق بھی انہیں مل گئے۔ اب انہوں نے چاول کی کاشت شروع کر دی ہے۔

آبادی

آبادی نصف ملین سے کم ہے۔ جس میں اصلی باشندوں کو ریڈ انڈینز (Red Indians) کہا جاتا ہے ہندوستانی و پاکستانی افریقن چینی پرتگالی عرب شامی انگریز اور فرانسیسی وغیرہ اقوام بھی موجود ہیں۔ اصلی باشندوں کی اپنی زبان ہے اور اپنی عادات و رسوم ہیں اور وہ مختلف قبائل میں منقسم ہیں۔ یہ لوگ جنگلی جانوروں کے گوشت اور سبزیوں پر گزارا کرتے ہیں۔ اور ملک کے اندرونی حصہ میں ادنیٰ قسم کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اب انہیں عیسائی بنایا جا رہا ہے۔ اور انگریزی زبان بھی ان میں رائج ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ خاص طور پر ان کے حقوق کی حفاظت کرتی اور ان کی ترقی کے لئے کوشاں ہے ان کی تعداد ۵۰ ہزار کے قریب ہے

افریقن لوگ غلام بنا کر اس ملک میں لائے گئے تھے۔ انہیں انگریزی زبان سکھائی گئی ہے اور یہ بہت بڑی تعداد میں یہاں آباد ہیں۔ ان میں سے اکثر گورنمنٹ کے محکموں میں ملازم ہیں۔

ہندوستانی و پاکستانی آبادی ان مزدوروں پر مشتمل ہے۔ جو ہندوستان اور پاکستان کے زرعی علاقوں یوپی اور پنجاب وغیرہ سے وہاں پہنچائے گئے۔ یہ لوگ معمولی تنخواہوں پر گنے کے کھیتوں میں نہایت مشقت کا کام کرتے تھے۔ اور سپروائزر اوورسیئر بسا اوقات انہیں مار کر اور مجبور کر کے ان سے کام لیتے تھے۔ انہیں کوئی حقوق یا مراعات حاصل نہیں تھیں۔ وہ تمام وقت غلاموں کی طرح کام کرنے پر مجبور تھے۔ ان میں سے بعض تکالیف برداشت نہ کرنے کی وجہ سے واپس ہندوستان آ گئے۔ باقی وہیں آباد ہو گئے۔ یہ لوگ مختلف مذاہب کے پیرو کار ہیں۔ مثلاً اسلام۔ ہندوازم وغیرہ یہ لوگ اپنے اپنے مذہب کے پابند ہیں۔ اور ان کی آئندہ نسل بھی اسی مذہب پر قائم ہے۔ ہندوؤں کی تعداد دو لاکھ پینسٹھ ہزار ہے اور مسلمان ۳۰ ہزار کے قریب ہیں۔ اگرچہ ہر شخص اپنا علیحدہ مذہب رکھتا ہے۔ تاہم سب لوگ آپس میں بھائیوں بھائیوں کی طرح رہتے ہیں اور یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ یہ لوگ بہترین قسم کے درکر ہیں۔

مسلمانوں میں اکثریت سنیوں کی ہے۔ اور ۴۵ کے قریب احمدی ہیں۔ جو لٹریچر کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کی اپنی مساجد ہیں۔ امام ہیں۔ سکول چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے جاری ہیں۔ اسلئے مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں مساجد میں مذہبی تعلیم کا معمولی انتظام ہے اور وہیں سے عربی اور دینیات کی کچھ تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے۔

جانور

لوگ زیادہ تر سمندر کے کنارے آباد ہیں ملک کا باقی حصہ جنگلات سے پُر ہے۔ جس میں ٹائیگر سانپ مگرمچھ اور دوسرے جانور پائے جاتے ہیں۔ گھوڑے بھیڑیں بکریاں وغیرہ پالی جاتی ہیں یہ جانور مختلف ممالک سے درآمد کئے گئے تھے۔

معدنیات

کانوں سے سونا اور ڈائمنڈ نکلتا ہے۔

نظام حکومت

ملک کی حکومت ڈیماکریٹک سسٹم پر قائم ہے گورنر کے ماتحت ایک لیجسلیٹو کونسل قائم ہے۔ جس کے ممبر بذریعہ ووٹ منتخب ہوتے ہیں۔ شروع میں صرف جائداد کے مالک ہی ووٹ دے سکتے تھے۔ لیکن دس سال ہوئے بلین پاورسٹی ازن ایسوسی ایشن Man Power Citizen Association کی کوشش سے جس کا قیام مسٹر ایوب محمد ایڈن کے ذریعہ عمل میں لایا گیا — مزدوروں سے ۱۸ گھنٹے روزانہ کی بجائے آٹھ گھنٹے روزانہ کام لیا جانے لگا ہے اور ہر ایک ۲۱ سالہ بالغ مرد یا عورت جو کسی زبان میں لکھ پڑھ سکتا ہے ووٹ دینے کا حقدار ہے۔ ایوب محمد ایڈن کو ہم ہندوستانی و پاکستانی دی سن آف گی آنا The son of Guiana کہتے ہیں۔

دنیا کی ایک ہزار لائبریریوں میں تبلیغی لٹریچر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ ایک ایسی جماعت تیار کر دی ہے۔ جو تبلیغ اسلام کے لئے ہر قسم کی مالی و جانی قربانیاں کرتی ہے۔ اور یہ ایک ایسا نشان ہے۔ جس کا اعتراف دنیا بھر کے مسلمان کر رہے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ تبلیغ کو جس قدر وسیع کر سکیں کریں۔ اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کے دین کی اشاعت میں حصہ لیں گے۔ ضرور اپنی نعمتوں سے نوازے گا۔ یورپ اور امریکہ میں تبلیغ کے لئے۔ ایک تو انگریزی تفسیر القرآن ہے جس کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ دوسرے اس سال ہم نے دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی علیحدہ کتابی صورت میں لندن میں چھپوایا ہے۔ یہ دیباچہ نہایت درجہ اہم مضامین پر مشتمل ہے۔ اور اس میں قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ اور اس پر مستشرقین کے اعتراضات کا نہایت عمدہ پیرایہ میں جواب دیا گیا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پیدائش سے لے کر وفات تک انتہا کے ساتھ عجیب دلکش انداز میں بیان کی گئی ہے۔ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ کوئی غیر متعصب تعلیم یافتہ انسان اسے پڑھ کر قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور خوبیوں کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اب سوال اس کی اشاعت کا ہے۔ میں نے قبل ازیں اپیل کی تھی کہ دوست کم از کم اس کی ایک ہزار کاپیاں دنیا کی مختلف لائبریریوں میں رکھوانے کے لئے خریدیں۔ جو دوست اس کار خیر میں حصہ لیں گے۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ الفضل میں بھی شائع کئے جائیں گے۔ نیز ان کی طرف سے یہ کتب لائبریریوں کو بھیجی جائیں گی۔

دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی مطبوعہ لندن فی نسخہ	۶/-/-	ترسیل زر بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ جھنگ ہو
ہدیہ قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ و تفسیر جلد اول	۲۵/-/-	
" " جلد دوم	۱۰/-/-	

نوٹ:- ملک الوداحمد صاحب چٹاگانگ پہلے خریدار صاحب ہیں۔ جنہوں نے اس تحریک پر سب سے پہلے لبیک کہی ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

جلال الدین شمس
ناظر تالیف و تصنیف

تقرر عہدیداران مرکزیہ انصار اللہ

چونکہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال قائد تبلیغ انصار اللہ مرکزیہ لمبے عرصہ کے لئے ربوہ سے باہر رخصت پر ہیں۔ اسلئے مرکزیہ مجلس انصار اللہ نے۔ ان کی جگہ مولوی ابوالعطاء صاحب نائب قائد تبلیغ کو قائد تبلیغ مقرر کیا ہے اور نائب قائد تبلیغ مولوی احمد خان صاحب نسیم کو مقرر کیا گیا ہے۔

اسی طرح مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل کی جگہ چوہدری محمد احمد صاحب کو۔ نائب قائد عمومی مقرر کیا ہے۔ مجالس انصار اللہ۔ اور انصار جماعت ان کے فرائض کی انجام دہی میں۔ ان کے ساتھ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر مرکزیہ انصار اللہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذکروا موتاکم بالخیر

(از سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال)

میرے بہنوئی حکیم سید گلزار احمد شاہ صاحب مہاجر کھرڑ ضلع انبالہ کی وفات پر مجھے میرے دوستوں اور عزیز و اقارب نے تعزیت نامے ارسال فرمائے ہیں۔ خاکسار الفضل کے ذریعہ ان تمام لکھنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

مرحوم کا وطن کھرڑ ضلع انبالہ مشرقی پنجاب تھا مرحوم کے والد حکیم سید حاجی شاہنواز صاحب مرحومؓ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے۔ گویا مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ کھرڑ اور ارد گرد دور دور تک کوئی بھی احمدی دوست یا جماعت نہ تھی سوائے شہر انبالہ کی جماعت کے جو قریباً پچاس میل کے فاصلہ پر تھی۔ لیکن اتنی دور رہتے ہوئے بھی جماعت انبالہ کے ساتھ شامل تھے۔ اور مرکز سے ہر پہنچنے والے حکم کی دل و جان سے اطاعت کرتے تھے۔ احمدیت کا جس طور پر مرحوم نے عملی نمونہ اپنی زندگی میں دکھایا۔ وہ قابل تقلید ہے پنجوقتہ نماز۔ نماز جمعہ و عیدین اپنے گھر کے بیوی بچوں کے ساتھ باجماعت ادا کرلیتے۔ اپنے فارغ اوقات اور مطب میں اکثر تبلیغ کرنا اور دوسروں کو پیغام احمدیت پہنچانا ان کا خاص محبوب مشغلہ تھا بلکہ اکثر فرمایا کرتے کہ میری غذا ابھی ہضم نہیں ہوتی جب تک کسی کو تبلیغ نہ کرلوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور نصرت سے ان کے ذریعہ ان کے قصبہ کے قریب ہی دو دوست احمدی ہوئے۔ اپنی آمدنی از قسم طبابت۔ زمینداری۔ باغ۔ کرایہ مکانات سے باقاعدہ موعودہ حصہ کے مطابق چندہ نکال کر جماعت انبالہ کو محض اس غرض کے پیش نظر کہ تنظیم قائم رہے ارسال کرتے۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں نہ صرف اپنا بلکہ اپنے والد مرحوم حاجی صاحب موصوف کی طرف سے بھی مرتے دم تک چندہ ادا کرتے رہے

سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد سے والہانہ محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ اپنی ہوش سے لیکر وفات تک ہر جلسہ سالانہ پر قادیان اور پھر ربوہ باوجود بیماری کے بھی دوسروں کی امداد سے حاضر ہوتے رہے۔ اور جلسہ سالانہ کے دنوں کے علاوہ بھی ایک دو دفعہ دوران سال میں مرکز سلسلہ میں حاضر ہوتے۔

جلسہ سالانہ سے واپسی پر ان کا محبوب پروگرام سلسلہ کی تازہ کتب کا خریدنا اور پھر جلد بندی کرا کر وطن پہنچانا ہوا کرتا تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ آہستہ آہستہ کتب خرید کر ایک اچھی خاصی احمدیہ لائبریری قائم کرلی تھی۔ اخبار الفضل اور زنانہ اخبار مصباح کے باقاعدہ خریدار رہے۔ حتیٰ کہ تقسیم پنجاب کے بعد کثیر مالی نقصان ہونے کے باوجود اپنا اخبار الفضل جاری کروایا۔ کسی دوسرے کے خریدے ہوئے اخبار کو پڑھنا معیوب تصور کرتے تھے۔ اور اکثر کہا کرتے تھے۔ کہ ہر ایک احمدی کو الفضل خود خرید کر پڑھنا چاہیئے کہ اس سے اپنی تربیت اور الفضل کی اعانت ہوتی ہے نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور دیگر احکام اسلام کے پورے پورے پابند اور اپنے رشتہ داروں اور گھر کے بچوں کو بھی پابند کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہتے تھے

مجھے مرحوم کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ کیونکہ اپنے زمانہ طالب علمی کی موسمی تعطیلات میں اکثر ان کے پاس جاتا اور قیام کرتا وہاں موسمی تعطیلات کے یہ دو مہینے کس طرح تبلیغ و پیغام احمدیت پہنچانے میں گزرتے۔ وہ احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔ کبھی کسی عیسائی دوست کے مکان پر دستک دے رہے ہیں۔ تو دوسرے دن کسی ہندو دوست کو مل کر تبلیغ احمدیت و اسلام پہنچانے میں مشغول ہیں۔ قصبہ میں عیسائیوں کا ایک مشن سکول تھا۔ اور خود حکیم صاحب نے بھی اس مشن کے سکول میں تعلیم حاصل کی تھی۔ اکثر اس مشن سکول کے اساتذہ کو تبلیغ کرتے اور کہتے کہ ان اساتذہ کا مجھ پر یہ حق ہے۔ کہ میں ان کو پیغام اسلام پہنچاؤں۔ انجیل پر انہیں بفضل خدا کافی عبور حاصل تھا۔ اور اکثر پادریوں وغیرہ سے بحث میں نہ تھکتے تھے۔

بیوی سے حسن سلوک میں خیرکم خیرکم لاھلہٖ والی مشہور حدیث پر عامل تھے۔ اور ہماری بہن کو کبھی بھی کسی قسم کی تکلیف کا موقعہ نہ دیا۔

بچے بچیوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتے۔ اعلیٰ اسلامی تعلیم و تربیت کے پیش نظر ہی لڑکے کو جو پانچ لڑکیوں میں سے ایک ہی لڑکا ہے بورڈنگ تحریک جدید تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں داخل کروایا اور باوجود مالی پوزیشن کے خراب ہوجانے کے اپنی وفات تک بورڈنگ ہی میں رکھا۔

سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر ارشاد پر لبیک کہنے والوں کی صف اول میں شمار ہوتے تھے۔ تحریک جدید کے مطالبات پر شروع تحریک سے ہی عامل رہے۔ حضور ایدہ اللہ کی اس تحریک پر کہ احباب اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں جمع کرائیں۔ بھائی صاحب نے محض للہ ڈاکخانہ سے روپیہ نکلوا کر قادیان امانت تحریک جدید میں بھجوا دیا۔ اور مرتے دم تک امانت تحریک جدید میں ہی روپیہ رکھا۔

غرض مرحوم ایک سچے اور صاف مسلمان احمدی تھے ہر چھوٹے بڑے کی عزت کرتے۔ اور میں نے اکثر دیکھا کہ راستہ چلتے خود چھوٹوں کو سلام کرنے میں اس غرض سے سبقت کرتے کہ ان نونہالوں میں سچی اسلامی تڑپ پیدا ہو۔

مرحوم کی عمر چالیس ۴۴ سال کے قریب تھی۔ لیکن بیماری کے خطرناک حملہ نے جو چار ۴ سال تک رہا۔ مرحوم کو کمزور ولاغر کر دیا تھا۔ اور آخر یہی چار سالہ لمبی بیماری ان کے لئے لقمہ اجل ثابت ہوئی۔ اور مرحوم مورخہ ۲۳/۸/۵۰ ۲۴/۸/۵۰ کی درمیانی صبح کو اپنے حقیقی مولا سے جا ملے کہ جس کے ملنے کے لئے وہ اکثر ہمارے درمیان ذکر اذکار کیا کرتے تھے انا للہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا رشید احمد متعلم کلاس ۸ دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت۔ درویشان دارالامان سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے حق میں دعا فرمائیں۔ کہ خداوند کریم جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہم متعلقین کو جو ان کی وفات سے غمزدہ ہیں۔ صبر جمیل کا اعلیٰ نمونہ دکھانے کی توفیق اپنے فضل سے عطا فرمائے۔ اور مرحوم کے یتیم بچوں کو دین و دنیا میں ہر لحاظ سے کامیاب و کامران فرماوے اور وہ سب کچھ کرنے کی انہیں توفیق عطا فرمائے جو ان کے مرحوم والد کی خواہشات تھیں۔ آمین ثم آمین

"جوانی میں آپ نے میرا ساتھ دیا۔ اب کہ میں بیمار اور کمزور ہوں آپکا فرض ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ میرا بوجھ اُٹھائیں"

محترمہ محمودہ اہلیہ مصلح الدین صاحب سعدی چٹاگانگ:۔ "حضور جیسے ہی دنوں تک سترھویں سال کا مطالبہ فرمانے والے ہیں میرے دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ جس دن حضور کا اعلان ہو۔ اسی دن میرا وعدہ بھی حضور کے پیش ہوجائے سولھویں سال میں میرا وعدہ پچیس ۲۵ روپیہ تھا۔ اب پچیس ۲۵ کا اضافہ کر کے -/۵۰ کا وعدہ پیش کرتی ہوں قبول فرمادیں۔ حضور دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق بخشے۔ اور اپنی خوشنودی اور رضا کی راہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

محترمہ بیگم صاحبہ این۔ ایم خان صاحب، ابھی تشریف لائی ہیں۔ وہ بھی تحریک جدید کے اپنے سولھویں سال کے ادا کردہ وعدے -/۵۰ پر مزید -/۵۰ اضافہ کر کے ایک سو روپیہ وعدہ پیش حضور کرتی ہیں۔

حضور! سعدی صاحب کافی عرصہ سے جسم پر خارش کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی عرض ہے نیز انہوں نے کہا کہ میں سولھویں سال کے -/۵۰ پر -/۵۰ کا اضافہ کر کے ایک سو روپیہ سترھویں سال میں پیش حضور کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ گو یہ رقم نہایت کم بہت کم اور نہایت حقیر ہے۔ مگر جن حالات میں سے آجکل گذر رہا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں ضرور جلد تر یہ رقم ادا کردوں گا۔

مولوی غلام رسول صاحب ٹھیکہ دار بھٹہ گوجرانوالہ:۔ آپ نے تحریک جدید کے سولھویں سال میں اپنا اور اپنی ہردو اہلیہ کا وعدہ -/۳۰۰ روپیہ کیا تھا۔ اور ماہ جون ۱۹۵۰ء میں اس وعدے کی ادائیگی بجائے -/۳۰۰ روپیہ کے -/۴۰۰ کی کردی تھی) حضور کا پیغام جو گذشتہ ایام میں اخبار میں نکلتا رہا۔ اس میں ایک یہ فقرہ ہے کہ "جوانی میں آپ نے میرا ساتھ دیا۔ اب کہ میں بیمار اور کمزور ہوں آپ کا فرض ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ میرا بوجھ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو" خاکسار نے تحریک جدید کے سولھویں سال میں ایک ہزار -/۱۰۰۰ روپیہ یکمشت مال گوجرانوالہ کو ادا کردیا ہے۔ اس طرح سولھویں سال میں میری ادائیگی -/۱۴۰۰ ہوگئی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء) خاکسار سال نو یعنی سترھویں سال کے لئے اپنی طرف سے ایک ہزار روپیہ اور اپنی ہردو اہلیہ صاحبان کی طرف سے -/۲۰۰ کل -/۱۲۰۰ کا وعدہ کرتا ہے حضور اسے قبول فرماویں اور دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد اس کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ ؎

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است ❊ بلائے او بگرداں گھر سگے آفت شود پیدا

ڈاکٹر محمودہ ہمشیرہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب عدلیس آباد کراچی نے سولھویں سال کا وعدہ -/۱۰ روپیہ ارسال فرماتے ہوئے تحریک جدید کے سترھویں سال کے لئے بھی مبلغ دوصد روپیہ ارسال فرمایا۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پڑھ کر محسوس کیا ہے کہ اس وقت تحریک جدید کو اپنے تبلیغی مشنوں کے لئے روپیہ کی از حد ضرورت ہے۔ آپ کی یہ رقم گذشتہ سال سے قریباً تین گنا اضافہ سے ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل المال تحریک جدید)

سونے کے ہر قسم کے کام کے لئے احمدیہ دوکان زیورات ربوہ ضلع جھنگ :- روشن الدین ضیاء الدین احمد

323

حب اٹھرا اور بٹر: اسقاط حمل کا مجرب علاج: فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۸/۱ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

بقیہ صفحہ ۲ خداوند قدوس کا عظیم الشان نشان

چھتالیس سال گزر جانے کے بعد کوریا میں اس قسم کے حالات پیدا ہوں گے۔ کہ ایک مشرقی طاقت نمودار ہوگی۔ اور اس کے دخل دینے سے کوریا کے حالات نازک ہو جائیں گے؟ اور آیا کوئی علم نجوم وغیرہ ایسا ہے۔ جو اس قسم کی خبر دے سکے۔ جس کا پہلے سے کسی کو سان گمان بھی نہ ہوا ور کسی کی توجہ اور دھیان بھی اس طرف نہ جاتا ہو؟ اگر نعوذ باللہ آپ جھوٹے تھے تو کیوں خدا تعالیٰ نے اپنے باریک در باریک اسباب سے کام لے کر ان الفاظ کو پورا کرا دیا؟ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مفتری کی مدد کی ہو اور اس کے منہ سے نکلی ہوئی بات کو جو اس نے خدا تعالیٰ کا نام لے کر کہی ہو۔ اس عظیم الشان طریقہ سے پورا کیا ہو؟ زمین پکار پکار کر اس پاک بندے کی سچائی ثابت کر رہی ہے۔ آسمان چلا چلا کر اس کی صداقت کی گواہی دے رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان پر نشان دکھائے جا رہے ہیں۔ مگر افسوس دنیا نے اسکی طرف توجہ نہیں دی اس نے ابھی تک اس جوہر کو شناخت نہیں کیا۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا" یہ خدا کا حتمی وعدہ ہے اور سے

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

ضروری تصحیح

میرے مضمون کی تیسری قسط کے پہلے کالم الفضل ۳ دسمبر ۱۹۵۰ء میں یہ الفاظ شائع ہوئے ہیں کہ "آپ کو روح اللہ کہنے اور مادیت سے خارج قرار دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے" قارئین حضرات تصحیح فرمالیں کہ اصلی عبارت یوں ہے:-

"حضور علیہ السلام کو روح اللہ کہنے اور مادیت سے خارج قرار دینے سے گریز کرتے ہیں"

(دولت محمد واقف زندگی)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ سے ملیریا میں مبتلا ہے۔ اور اب پیچش ہمراہ ہو گئی ہے۔ احباب سے دعا درخواست ہے۔

(مولوی عنایت اللہ اکال گڑھ)

جن احباب کی قیمت اخبار دسمبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہے

وی پی کا انتظار نہ کریں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کریں۔ سالانہ قیمت ۲۴ روپے۔ ششماہی ۱۳ روپے۔ سہ ماہی سات روپے ماہوار ۲½ روپے اس شرح مذکورہ کے خلاف جو رقم آئیگی۔ اُس کی اڑھائی روپے ماہوار کے حساب سے درج کیا جائے۔

(منیجر)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

دواخانہ خدمت خلق

بشاکن:- ملیریا کی بے نظیر دوا۔ تلی۔ جگر۔ معدہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت سو قرص ½ ۱ روپیہ

شفائی:- پرانے بخاروں کا تیر بہدف علاج۔ تلی اور جگر کا واحد علاج۔ بشاکن کے ساتھ اس کا استعمال سو فی صدی کامیاب ہے قیمت ۵۰ گولی ڈیڑھ روپیہ صرف

اکسیر سل نہایت ہی آزمودہ چند خوراک سے مادہ سل کو دبا دیتی ہے۔ قیمت مکمل کورس ایک ماہ چار روپیہ بارہ آنے صرف -/۱۲/۴

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل یکم دسمبر ۱۹۵۰ء کو خاکسار کو چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ درخواست ہے کہ نومولود کی عمر درازی اور خادم دین اور صالح بننے کی دعا فرمائیں

عنایت اللہ جالندھری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جامکے۔ ضلع سیالکوٹ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

ولادت

خاکسار کے ہاں ۱۴ نومبر ۱۹۵۰ء کو لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نام "راحت خاتون" تجویز فرمایا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی اور نیک عمر عطا فرمائے۔ اور دین کی سچی خادمہ بنائے۔ آمین ثم آمین یہ بچی قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی ابن قاضی عبدالرحیم صاحب کی نواسی ہے۔

(خاکسار احقر الدارین رکیتان ملک، خادم حسین خان موضع بلو تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا حال پی اے سی سنٹر نوشہرہ)

جملہ مردانہ امراض

کا سو فی صدی کامیاب علاج کی گارنٹی کیلئے بمبئی کے مشہور پندرہ سالہ تجربہ کار ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوترا سے مشورہ کریں اگر آپ بالکل کمزور ہو چکے ہیں۔ اور کسی قسم کے علاج سے فائدہ نہیں ہوتا۔ تو بحالی صحت کے لئے ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سہوترا کے پاس تشریف لائیں۔ انشاء اللہ خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب کی مشہور تجربہ شدہ دوائی بواسیر کافی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر شرطیہ فائدہ دیتی ہے۔ پتہ:- رائل ہوٹل بلڈنگ پہلی منزل گنپت روڈ کے موڑ پر انڈکی لاہور۔ خط و کتابت کے لئے جوابی ٹکٹ ارسال فرمائیں

اوقات مشورہ

صبح ۹ بجے سے ۱ بجے تک: شام ۴ بجے سے ۷ بجے تک

زمیندار احباب کیلئے تحفہ

ہمارے کارخانے کا تیار کردہ زمینداری سامان۔ ہر پھالہ وغیرہ استعمال کر کے خود فائدہ اٹھائیں اور ملک کی پیداوار کو بڑھائیں۔

مالک عنایت الرحمٰن احمدی زمیندار انجینئرنگ اینڈ ٹریڈنگ کمپنی ٹنڈو اللہ یار (سندھ)

تمام جہان کیلئے آسمانی پیغام

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

"ضرورت کتب سلسلہ"

خاکسار کو اپنی ذاتی لائبریری کے لئے حسب ذیل کتب کی ضرورت ہے۔ جس دوست کے پاس برائے فروخت رکھی ہوں خاکسار سے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کرے یا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مجھے معرفت قاضی محمد عبد اللہ صاحب ناظر ضیافت سلسلہ عالیہ ملے۔

(خاکسار رکیتان ملک) خادم حسین خان بی۔ اے۔ سی سنٹر نوشہرہ صوبہ سرحد)

تصانیف حضرت مسیح موعود: تقریر جلسہ احباب۔ ضرورۃ الامام۔ اعجاز المسیح۔ حضرت اقدس کی تقریریں۔ الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ۔ تقریروں کا مجموعہ۔ مکتوبات احمدیہ جلد دوم۔ سوم۔ پنجم نمبر ۳ و نمبر ۴

تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ:- صادقوں کی روشنی۔ القول الفصل پیغام مسیح۔ محبت الٰہی۔ تقدیر الٰہی۔ تقریر سیالکوٹ۔ ملائکۃ اللہ۔ اساس اتحاد پیغام آسمانی۔ منہاج الطالبین۔ تقریر دلپذیر ہند مسلم فسادات اور ان کا علاج۔ مسلمانوں کا آئندہ طریق عمل۔ سرزمین کابل میں ایک تازہ نشان کا ظہور۔ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس اور مسلمان۔ رسول کریم کی قربانیاں۔ فلسفہ نماز۔

تصانیف مفتی محمد صادق صاحب: قبر مسیح۔ احمد مسیح۔ ذکر حبیب۔ کفارہ۔ آئینہ صداقت تحفہ بنارس۔ تحدیث بالنعمت۔ زلزلہ

تصنیف سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب:- میری جد و جہد

درخواست دعا:- میں عرصہ چار سال سے بیمار چلا آتا ہوں۔ اور اب میں فالج کے عارضہ میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت سے اور خاص طور پر درویشان قادیان سے التجا ہے۔ کہ میری صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (ماسٹر نذر حسین خان ۷۹ سی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے ادب میں تقلید کی بجائے تخلیق اور تعمیر کا پہلو نمایاں ہونا چاہئے

(صاحبزادہ مرزا ناصر احمد)

اردو ادب کے جدید رجحانات پر ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی کا دلچسپ مقالہ

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۷ دسمبر۔ ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی نے منگل کی رات کو بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام اردو ادب کے بعض جدید میلانات پر ایک نہایت قیمتی اور دلچسپ مقالہ پڑھا جس میں آپ نے ان عمومی تحریکوں کا تفصیلی جائزہ لیا جو آجکل کے اردو ادب میں جاری و ساری ہیں اور اسے دور قدیم کے ادب سے ممتاز کرتی ہیں۔ آپ نے سرسید کی ادبی کاوشوں کو دور جدید کا نقطۂ آغاز قرار دے کر اس کے بعد اردو ادب کی ہمہ گیر ترقی اور نئے حالات و نئے ماحول کے ساتھ اس کی ہم آہنگی کے ارتقائی منازل کو اس ترتیب اور ربط کے ساتھ پیش کیا کہ اس دور کے تمام سیاسی، اقتصادی اور سماجی حالات اور اردو ادب پر ان کے قدرتی اثرات منزل بہ منزل واضح ہوتے چلے گئے۔

پہلے آپ نے مثالیں دے کر یہ واضح کیا کہ دور قدیم میں شخصی اقتدار، توہم پرستی، انسانی معلومات کی درماندگی اور کورانہ تقلید نے ادب پر کیا اثر ڈالا اور کس طرح اپنے ماحول کے زیر اثر ادب چند گنے چنے موضوعات اور ایک غیر فطری انداز فکر کی حدود میں مقید رہا۔ اس کے بعد آپ نے بتایا کہ مرور زمانہ کے باعث زندگی نئی کروٹیں بدلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ساتھ ادب بھی نئے جامے بدلتا رہا جب نت نئی ایجادات، باہمی تعلقات کی وسعت اور جمہوریت کی ترویج سے زندگی کی پیچیدگیاں بڑھنے لگیں تو ادب بھی دور از قیاس قصوں کی دنیا سے نکل کر پیچیدہ تر مسائل سے دوچار ہونے لگا حتیٰ کہ اس کی دھڑکنیں عوامی دھڑکنوں سے آملیں۔

نفسیاتی پہلو کے ضمن میں آپ نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ زندگی کی رفتار خط مستقیم پر نہیں ہے بلکہ زندگی بل کھاتی ہوئی موجودہ دور میں داخل ہوئی ہے جس میں نشیب بھی آئے ہیں اور بعض جگہ ٹھہراؤ کی صورت بھی پیدا ہوئی ہے۔ اسی طرح بعض امور میں جہاں ادب نے ترقی کی ہے وہاں بعض معاملات میں اس کا قدم آگے رکھنے کی بجائے پیچھے بھی ہٹا ہے۔

فاضل مقالہ نویس کے بعد صدر جلسہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے ادب کے مختلف نظریوں کی وضاحت کرتے ہوئے زور دیا کہ موجودہ ادب پر اس قسم کا کنٹرول ضروری ہے جس کی مدد سے وہ اعلیٰ مقاصد کے حصول کا ذریعہ بن سکے۔ آپ نے فرمایا ادب میں اغیار کی تقلید سے پرہیز لازمی ہے۔ اختراع اور تعمیر کا پہلو بہر صورت نمایاں ہونا چاہئے۔ تعمیر سے پہلے کچھ نہ کچھ تخریب سے بھی کام لینا پڑتا ہے لیکن ایسی تخریب تعمیر ہی شمار ہوتی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا "ادب برائے ادب" بے معنی جملہ ہے۔ اسی طرح "ادب برائے تقلید" بھی لغو اور مضحکہ خیز ہے۔ "ادب برائے تخریب و تعمیر" وہ صحیح نظریہ ہے جس پر ہمارے ادیبوں کو عمل پیرا

۲ ہونا چاہیے۔

صاحب صدر کی تقریر کے بعد بزم اردو کے صدر پروفیسر محبوب عالم خالد نے ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی اور دیگر حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ کی ابتداء قرآن مجید اور نعت سے کی گئی تھی۔

مصری وزیر خارجہ کے مسٹر بیون کے ساتھ مذاکرات

ایک اور ملاقات کا امکان

لنڈن ۷ دسمبر۔ برطانیہ اور مصر کے درمیان اختلافات پر غور کرنے کے لئے آج شام کے چار بجے مسٹر بیون اور مصری وزیر خارجہ ڈاکٹر محمد صالح الامین کے درمیان دوسری ملاقات ہوگی۔ اس کی امید نہیں ہے کہ اس ملاقات کے بعد کوئی بیان جاری کیا جائے گا۔ کیونکہ اس کے بعد ایک تیسری ملاقات کا بھی امکان ہے۔

کل یہاں قائم مقام مصری وزیر خارجہ ابراہیم فراغ بے ... نے کہا ہے کہ بین الاقوامی صورت حال میں تبدیلی ہوئی ہے اور اب اصل مسئلہ صرف کوریا میں جنگ کا نہیں ہے بلکہ اشتراکیت اور جمہوریت کے درمیان کھلے تصادم کا ہے۔ اس پر یہاں محتاط اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

مویشیوں کا طیاروں میں سفر

سڈنی ۷ دسمبر۔ آسٹریلوی نیشنل ایئر ویز عنقریب جانوروں کی سب سے بڑی تعداد ہوائی جہاز سے لے جانے والی ہے۔ اس کے طیارے ...۱ہم گائیں جنوبی افریقہ سے لانڈا لے جانے والے ہیں۔ (اسٹار)

جاپان سے تجارت

لنڈن ۷ دسمبر۔ جاپان سے تجارت کرنے والوں کے مفاد کی نگرانی کے لئے لنڈن میں جاپان ایسوسی ایشن کے نام سے ایک نیا ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ متعدد ہندوستانی اور پاکستانی کمپنیاں اس میں شریک ہو گئی ہیں۔ (اسٹار)

برطانوی وزیر مذاکرات کیلئے پاکستان آرہے ہیں

لندن ۶ دسمبر۔ سمندر پار کی تجارت کے وزیر میڈ آرتھر ... پاکستان کی حکومت کے ارکان سے برطانوی پاکستانی تجارت کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے خود پاکستان آرہے ہیں۔ وہائٹ ہال کو اس کا احساس ہے کہ ۱۹۳۹ء میں غیر منقسم ہندوستان سے جو انتظامات کئے گئے۔ اس کے ماتحت پاکستان کو بہت کم فوائد حاصل ہو رہے ہیں۔

۱۹۳۹ء میں جب معاہدہ کیا گیا تھا۔ اس وقت یہ بات طے ہوئی تھی کہ مراعات کے ذریعہ دونوں فریق کو سہولتیں ہوں گی۔ لیکن تقسیم نے اس توازن کو بگاڑ دیا ہے اور پاکستان کو صرف اپنی ایک پیداوار یعنی چاء پر مراعات کا حق ملا ہے ــــ پاکستان نے کراچی سے بھیجی ہوئی درخواستوں اور وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد کے لندن کے دوروں کے سلسلہ میں ان کے ذریعہ برابر ۱۹۳۹ء کے معاہدہ پر نظر ثانی کی درخواست کی تھی۔ تاکہ تقسیم کے اثرات کا بھی اس میں لحاظ کیا جا سکے۔ جس کے ماتحت اس وقت پاکستان میں آنے والے برطانوی سامان ان مراعات سے بہت اچھی طرح مستفید ہوتے ہیں۔ لیکن پاکستان کو کوئی خاص سہولت نہیں ہوتی۔ اسٹار

ترکی کی طرف سے اسرائیلی فوج کے افسر اعلیٰ کا خیر مقدم

دمشق ۷ دسمبر۔ یہاں عرب سیاسی حلقے اس پر تعجب اور ناگواری کا اظہار کر رہے ہیں کہ اسرائیلی فوج کے افسر اعلیٰ جنرل لوشے ڈیکن کا ان کے ورود ترکی کے موقعہ پر سرکاری طور پر پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ یہ دورہ فوجی مذاکرات کے لئے تما لگا گیا ہے ان ہی حلقوں میں اس پر بھی اظہار افسوس کیا جا رہا ہے کہ ترکی اخبارات نے یہودی امور کی تعریفیں کی ہیں اور عربوں پر نکتہ چینی کی ہے۔ یہاں ایک تبصرہ یہ کیا گیا ہے کہ ترکوں نے مسلم روایات اور ہمسائیگی کے اصولوں کی اس طرح خلاف ورزی کی ہے۔ (اسٹار)

برطانیہ لنکا اور ہندوستان سے چاء خریدیگا

کولمبو ۷ دسمبر۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ برطانوی وزارت خذا نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ سال لنڈن میں چاء کا نیلام شروع ہونے پر برطانوی خریداروں کو ہندوستان اور لنکا کی منڈیوں سے چاء خریدنے کی اجازت ہوگی ــ ان مراعات سے پتہ چلتا ہے کہ دوسرے ذرائع سے چاء کی دستیابی ناکافی ہے۔ (اسٹار)

قاہرہ ۷ دسمبر۔ شامی وزیر زراعت السید علی بوزو نے یہاں اسٹار کو بتایا کہ وہ اپنے قیام مصر کے نتائج سے مطمئن ہیں جس کے دوران میں انہوں نے یہاں کے زراعتی طریقوں کا معائنہ کیا ہے۔ نیز وہ اس پرتپاک خیر مقدم کے لئے مشکور ہیں جو مصری حکام نے ان کا کیا ہے۔ (اسٹار)

ریاست بہاولپور کے ترقیاتی منصوبے

بغداد الجدید ۷ دسمبر۔ سندھ کے وزیر مہاجرین و تعمیرات جناب سید میراں محمد شاہ نے ریاست بہاولپور کو سراہا ہے کہ وہ اپنی ترقی کے مختلف منصوبوں پر بہت اچھی طرح کام کر رہی ہے۔

انہوں نے اسٹار سے کہا۔ ترقی کے منصوبوں پر عملدرآمد کی تیز رفتاری سے میں بہت متاثر ہوا ہوں اور مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ اس سلسلہ میں مسلم لیگ بھی اپنا فرض ادا کر رہی ہے۔

انہوں نے وزراء اعلیٰ افسران اور لیگ کے نمائندوں سے ملاقاتیں کیں۔ انہوں نے زیادہ تر ریاست میں مہاجرین کی آبادکاری کے متعلق سوالات کئے۔ ۲۵۰ بستر والے ہسپتال اور کالج کا بھی انہوں نے معائنہ کیا جو ابھی زیر تعمیر ہیں۔

بعد میں ایک ملاقات کے دوران میں سید میراں شاہ نے کہا کہ میرے خیال میں پاکستان کے جزو لاینفک کی حیثیت سے بہاولپور ملک کی ترقی میں نمایاں حصہ لے رہا ہے۔ (اسٹار)

شہزادی مارگریٹ مالٹا جائیگی

لندن ۷ دسمبر۔ شہزادی مارگریٹ ۱۴ دسمبر کو مالٹا روانہ ہو رہی ہیں۔ جہاں وہ شہزادی الزبتھ اور ڈیوک آف ایڈنبرا سے ملاقات کریں گی۔ یہ دورہ غیر سرکاری ہے اور توقع ہے کہ شہزادی کا وہاں قیام مختصر ہوگا۔ (اسٹار)